اندیشہ ہے کہ استدلال کا جو طرز مصنف نے اختیار کیا ہے شاید وہ اُن ذہنوں کو اپیل نہ کر سکے جو پرویز صاحب سے متاثر ہیں۔ اس ایک کمی کے باوجود فاضل مصنف کی کوشش بہر حال لائقِ ستائش ہے خصوصاً اُن نامساعد اور حوصلہ شکن حالات میں جن میں وہ کام کر رہے ہیں۔

اقبال اور عشقِ رسالتمآب تالیف سید محمد عبدالرشید فاضل، پروفیسر اردو کالج کراچی۔

ناشر: تنویراتِ علم و ادب۔ ۵۰۵ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی۔ قیمت مجلد ۲ روپے۔ غیر مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے صفحات ۱۸۴۔

انگریزوں کے دَورِ تسلط میں، اس ملک میں اسلام کے خلاف جو مختلف سازشیں کی گئیں اُن میں سب سے ناپاک سازش حضور سرورِ کائنات کے خلاف تھی۔ ایک طرف یورپ میں حضور کی ذات کے خلاف افترا پردازیوں کا ایک نہایت ہی شرمناک سلسلہ شروع کیا گیا اور دوسری طرف ہندو پاک کے مسلمانوں میں حضورؐ کے بارے میں مختلف بدگمانیاں پھیلائی گئیں۔ چنانچہ ان ناپاک کوششوں کے نتیجہ میں ہی یہاں حضورؐ کے بارے میں بعض نہایت ہی گمراہ کن خیالات پھیلنے شروع ہوئے۔ کچھ لوگ اٹھے اور انہوں نے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کو محض ماضی کی ایک قابلِ احترام شخصیت کی حیثیت دے دی۔ کچھ فتنہ سازوں نے ایک نئی نبوت کا ڈھونگ رچا لیا، بعض نے حضورؐ کے منصبِ رسالت کو اتنا گرایا کہ انہیں کاتب اور مکتوب الیہ کے درمیان ایک قابلِ اعتماد ہرکارے کی پوزیشن پر لا کھڑا کیا۔ ان سارے فتنہ پردازوں کی زد حضورؐ پر اس لیے پڑتی ہے کہ ایک مسلمان کا ایمان حضورؐ کی محبت سے قائم رہتا ہے۔ اگر آنحضرت کے ساتھ ہمارے تعلق میں کسی قسم کی کمی آجائے تو پھر دین خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ اقبال مرحوم نے اس خطرہ کو پوری طرح بھانپتے ہوئے اس طرف توجہ دی اور اپنے مخصوص اندازِ بیان میں بتایا کہ مسلمان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت کیا ہے اور ان سے محبت کتنی ضروری ہے۔ جس دل میں حضورؐ کی محبت نہیں وہ ایمان کی لذت سے آشنا نہیں ہو سکتا۔ زیرِ تبصرہ کتاب میں فاضل مصنف نے اس عاشقِ رسولؐ کے رسالتمآب سے تعلق کو بیان فرمایا ہے۔ مصنف کا طرزِ تحریر شگفتہ اور سلیس ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے اُس